سوال

(257) غیر عربی زبان میں خطبہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صحابہ کرام نے جب فتوحات کیں اور غیر ممالک میں گئے تو کیا یہ ثابت ہے کہ انہوں نے غیر عربی زبان میں خطبہ دیا ہو، مع حوالہ اس کا جواب دیں، ہماری تائید میں کچھ دلائل بھی ذکر ہو تو اور زیادہ مناسب ہے؟ (عبدالخالق رحمانی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ کسی تاریخی یا حدیثی روایت سے یہ ثابت نہیں ہے کہ صحابہ کرام نے فتوحات ایرانی و مصری و رومی کے زمانہ میں ان ممالک کے اندر انہیں ملکوں کی مروج زبانوں میں جمعہ کا خطبہ دیا ہو۔ لیکن یہ امر......... مانعین خطبہ بزبان پچھم کو مفید نہیں، بچند وجوہ:

وجہ اول: عدم نقل، عدم وقوع وعدم ثبوت کی مستلزم نہیں، اور نہ اس کا مقتضی ہے۔

وجہ ثانی: جس طرح غیر عربی میں جمعہ کا خطبہ دینا منقول نہیں، اسی طرح عربی میں بھی منقول نہیں، ومن ادعی ذلک فعلیہ البیان ودونہ قلل الجبال خلاصہ یہ کہ دونوں مسکوت عنہ ہیں۔

وجہ ثالث: امام ابو حنیفہ کے نزدیک نماز میں قراءۃ قرآن غیر عربی زبان میں بغیر عجز کے، یا بصدق عجز جائز ہے۔ حالاں کہ یہ کسی حدیث سے ثابت ہے اور نہ صحابی یا تابعی سے منقول ہے۔ نہ عملاً نہ افتاء وقولاً۔ معلوم ہوا کہ ہر چیز کے ثبوت کے لیے نقل وذکر ضروری نہیں ہے۔

وجہ رابع: اگر ہر واقعہ کے لیے نصا قول نبی ﷺ یا اثر صحابی ضروری ہے، تو ادلہ اربعہ سے قیاس کو خارج کر دینا چاہیے اور اجتہاد واستنباط کا دروازہ پہلے اور آئندہ ہمیشہ بند رہنا چاہیے۔ اور اگر قیاس واجتہاد واستنباط دلیل شرعی ہے، تو خاص مسئلہ جمعہ میں کیوں نص نبوی یا اثر صحابی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔

وجہ خامس: خطبہ جمعہ ہر حدیث میں ''خطبہ،، کا اطلاق کیا گیا ہے کما سیأتی اور لغت میں ''خطبہ،، کہتے ہیں: تخاطب ومراجعت فی الکلام اور وعظ وپند کو (مفردات القرآن وغیرہ)، اور وعظ وپند بغیر سامعین کی زبان کے وعظ وپند نہیں ہے۔ لخلوہ عن مقصودہ، وہو الإفہام والتفہیم والتبلیغ والتنبیہ والترغیب والترہیب۔

وجہ سادس: حدیث مسلم میں ہے: '' وکانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما، یقرأ القرآن ویذکر الناس،، وفی روایة: '' یعظم،، معلوم ہوا کہ خطبہ جمعہ میں آنحضرت ﷺ

تذکیر ووعظ کرتے تھے یعنی : خطبہ تذکیر ووعظ تھا۔ اورتذکیر ووعظ بغیر کی زبان ناممکن ہے ۔

وجہ سابع : آنحضرت ﷺ نے سلیک غطفانی کوان کی (سامع کی) زبان میں تحیۃ المسجد پڑھنے کا حکم دیا ،جسے انہون نے سمجھا اور سمجھ کر حکم کی تعمیل کی ، اورآنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان کوخطبہ جمعہ میں ترک تکبیر وترک غسل پر تنبیہ فرمائی، حضرت عثمان نے معذرت کی ۔ معلوم ہواکہ خطبہ جمعہ محض عبادت نہیں ہے ۔ نمازکی طرح جس میں تخاطب ومراجعت ممنوع ہے ،پس ہر خطبہ جمعہ سامع کواس کی زبان میں تبلیغ وتنبیہ کرسکتا ہے ، محض اس لیے کہ وہ خطیب ہے ،اورسامع سامع ہے خواہ وہ عرب ہوں یا عجم ۔

وجہ ثامن : جب آنحضرت ﷺ سے سامع کی زبان میں تذکیر و تبلیغ وعظ و نصیحت خطبہ جمعہ میں ثابت ہے ، اورخطیب نائب رسول اور مطیع رسول ہے ، تواس نائب کےلیے بحکم آیت لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب : 21) خطبہ جمعہ میں تذکیر ووعظ بزبان سامعین جائز ہونا چاہیے کیوں کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ اس تذکیر کا اختصاص کسی دلیل سے ثابت نہیں ۔

وجہ تاسع : آنحضرت ﷺ مبین قرآن تھے ، اوریہ وظیفہ تبیین کسی حال اورکسی خطبہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے ۔ اورظاہر ہے کہ تبیین مستلزم افہام و تفہیم کے ہے ،پس اگراس بیان سے فہم وتلقی حاصل نہ ہو، تووہ بیان ، بیا نہیں ہے ، علماء وخطباء وارث ونائب رسول ہیں ، پس ان کاوظیفہ بھی ہر خطبہ میں قرآن کی تبیین وتشریح ہونا چاہیے ۔ اوریہ تبیین تشریح بغیر مخاطب کی زبان کے ناممکن ہے ۔

وجہ عاشر : اہل قباء کامسجد نبوی میں جمعہ کے دن علی سبیل التناوب آکر خطبہ جمعہ محض تلقی احکام وتفقہ فی الدین ہی کےلیے توتھا ۔

معلوم ہواکہ خطبہ جمعہ میں حضوروشرکت تلقی واخذاحکام کےلیے ہے ۔ اوریہ عجم میں اسی وقت ممکن ہے جب خطبہ غیر عربی میں دیا جائے ۔

وجہ حادی عشر :جمعہ کے خطبہ کےلیے کسی زبان (عربی) کی خصوصیت نہیں من ادعی ذلک فعلیہ البیان ، امام ابوحنیفہ کی مرجوع عنہ روایت کے مطابق قراءۃ قرآن بزبان غیر عربی نماز میں بغیر عجز کے جائزہے ۔ اوران کے شاگرد نوح بن ابی مریم (منکرالحدیث ، متروک الحدیث ، واضع احادیث فی فضائل القرآن) کی روایت مرجوع الیھا کے مطابق صرف بصورت عجز جائزہے ۔ اوریہی حکم خطبہ جمعہ کا بھی ہے (شامی 1 757 ، وہدایہ 1 86 ، وتوضیح تلویح بحث تعریف قرآن) ۔

معلوم ہواکہ امام صاحب نے نزدیک نماز کےلیے یاخطبہ کےلیے عربی زبان کی خصوصیت نہیں ہے ۔ باقی رہایہ شبہ کہ اگرخطیب عربی زبان میں خطبہ سے عاجز ہوتوعربی میں کہہ سکتا ہے ۔ اس سے کہاں یہ ثابت ہواکہ قدرت کے وقت بھی عربی میں دے سکتا ہے ۔

اس کاجواب یہ ہے کہ عجزعام ہے قول لذاتہ ہویالغیرہ (عدم فہم سامعین) پس جیسے صورت اول میں عجز متحقق ہے اسی طرح صورت ثانی میں بھی ۔ اس لیے دونوں صورت میں غیر عربی میں خطبہ جائز ہوگا ۔

وجہ ثانی عشر : آیت ''فاسعواالی ذکراللہ، ، (الجمہ : 9) پس لفظ ''ذکر، ، سے مراد ذکر شرعی ہے جس کا بیان آنحضرت ﷺ نے اپنے فعل و عمل سے امت کےلیے کردیا ہے ۔ یعنی : ذکر سے مرادتذکیر وتبلیغ ہے جوبغیر سامع کی زبان کے لغووکالعدم ہے ۔ پس خطبہ جمعہ نام رکھناچندیادوایک عربی میں کلمہ ذکرالہی کا ۔ فعل نبوی سے ثابت شدہ تفسیر کے صریح خلاف ہے ۔

وجہ ثالث عشر : عدم نقل خطبہ جمعہ بزبان غیر عربی ازصحابہ قرینہ ودلیل تعیین عربی اس لیے بھی نہیں ہے کہ احتمال قوی ہے اس امر کاکہ مقاصد خطبہ جمعہ وفعل نبوی (وعظ وتذکیر ، افہام وتفہیم) کی وجہ سے صحابہ بعد فتوحات علماء عجم کوخطیب جمعہ مقرر کردیتے رہے ہوں ،تاکہ وہ اپنی زبان میں سامعین کوخوب تبلیغ وتذکیر کرسکیں ۔ والإِحتمال کاف فی إبطال ہذا الدلیل (أی عدم النقل) ، وہذاالقدر یکفی لمن تأمل فی ہذہ المسئلۃ بإمعان النظر ، ولوأمعنت النظر وتأملت بالتأمل الصادق یاأخی ، لاتضح لک الحق وانکشف الأمر فلاحاجۃ إلیّ

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 406

محدث فتویٰ